مشیر محمدی

بنگلور

مشیر رسولان مسیحا بجانم و بجاناتم دہر دہ مشیر محمد ۔ تورات بلا تورایہ انجیل بانجیل ۔ گویان صفت سیر ستمبر ور محمد

نمبر ۳۶ | مطبوعہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۱ ہجری روز دوشنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت اسکی سالانہ بصیغہ منشی ۵ روپیہ مندرجہ منی آرڈر بنام مشیم آنی چاہئین

قبول اسلام

(لندن مین)

ایک معزز انگریز مسٹر کٹلف نامی جو عہدہ کنسلنک انجنیری پر ہمبورہ مین خاص شہر لندن مین مشرف باسلام ہوے۔ اور اپنا اسلامی نام عبداللہ رکھا ہے اور مذہب کے سچے اور مستحکم اصولون کی اشاعت مین اپنا قلم بھی اوٹھایا ہے۔ اسوقت ان لوگون سے مخاطب ہین جو یہ کہتے ہین کہ اسلام زور و شمشیر پھیلا ہے اور دنیا مین زبردستی سے اسلام پھیلا گیا ہے۔

(ضلع رہتک مین)

مسماۃ دروپتی عمر ۲۲ سال قوم بیدی ساکن دیرہ نانک گور بخش خواندونے اپنا قدیم مذہب ہنود چھوڑکر اسلام قبول کیا عصمت بی بی نام رکھا گیا اور موضع ٹائی بلک مین ایک راجپوت (مسلمان) سے نکاح کیا گیا اور قصبہ کلانور ضلع گورداسپور مین

ایک سکھ صورت نوجوان نے اسلام قبول کیا اسکا نام کریم بی رکھا گیا ایک نومسلم مسمی عبدالکریم سے نکاح کیا گیا۔ اور چند ہی یوم ہوے کہ کلانور مین ایک اور صورت پریت نے توبہ کی اور مولوی عبدالرحیم صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوے۔

(قصبہ شرقپور ضلع گورداسپور کلانور کی حال وارد قصبہ

(دہلی مین)

رام گوپال نام برہمن سکنہ سنبھل بروز شنبہ مشرف باسلام ہوا اور نام عبدالقادر رکھا گیا یہ شخص انگریزی فارسی سنسکرت بخوبی جانتا ہی اور ڈاکخانہ اور کمسریٹ اور ریلوے کے محکمہ مین ملازمت معزز بھی کرچکا ہے۔

(خیر خواہ عالم)

— مسماۃ روپان دیھمی قوم ہندو جمعہ کے دن مشرف باسلام ہوئین۔

(وکیل میوگان)

(بقیہ جواب نورافشان نمبر ۹ جلد ۲۱)

قولہ لوط نے مخموری مین ایسا کیا تھا کیونکر سب لسان گنہگار ہین **اقول** نعوذ باللہ من السوء عن الانبیاء یہ آپکی حسن اعتقادی کی نشانی ہے۔ سبحان اللہ عیسائی کیا ہوی بزرگ اور راستباز لوگون کو نشانہ ملامت بنانے کے تعصب و عناد کو دور کر کے ملاحظہ فرمایئے۔ راستباز لوط کو جو شریر دن کے ناپاک چالون سے دق ہوا رہا تھا بخشی ۲ پطرس ۲۔ ۷ جناب ماسٹر صاحب مترجم بائبل مقدس کا جو آپکی میز پر رکھا ہی سراپا غلط ہے۔ یہ ترجمہ غلطی سے محفوظ نہین ہے دیکھو خطوط جوانان ہند صفحہ ۳۶۔ کون سنتا ہے کہانی تری آیا رغلط ہے کیون نقل مین لے پھرتا ہے تو طومار غلط۔ بفرض محال اگر حضرت لوط سے حالت مخموری مین فعل شنیع سرزد ہوا۔ یہ تو غور کیجیے کہ حضرت لوط کی بی بی تو پہلے ہی مرکھپ چکی تھی۔ وہ کون سے درجہ کی برانڈی تھی جس سے حضرت لوط کو خبر ہی کی وقت یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ زن اجنبیہ ہے یا پیاری قرۃ العین نور حشمی ہے۔ اور پھر اونکی بیٹیون کے لئے روے زمین پر کوئی مرد نہ رہا۔ مائی ڈیر ماسٹر روشن خان دیکھیے پیٹ بھوت ہے۔ اور جب وہ دو بیٹے دو نو لڑکیان جن چکین تو حضرت لوط نے یہ دریافت نہ کیا کہ یہ کمائی کہان سے پیدا کی۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ اور نہ اونکو اس فعل بد کی سزا دی۔ اور نہ خود پشیمان ہوے۔ اور نہ خدا کا عتاب نازل ہوا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ قصہ کسی شہوت پرست بے دین نے اپنے مرغے دبریت کے لئے گھڑا ہے۔ اور سورہ احزاب کے جو آپ نے آیت تحریر کی ہے۔ یہ موجب شرع شریف کار روائی ہوگی۔ اگر اس آیت پر کوشک ہے تو دل کھول کر اعتراض کیجیے۔ اگر اس آیت پر کوئی دال دلیا خدمت شریف مین حاضر کرینگے مگر خیال رہے کہ سیل صاحب سورہ احزاب کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ منافقون اور یہودیون نے اس قصہ کو گھڑا ہے ایسے ناعاقبت اندیش ہر وقت و ہر زمانہ مین ہوے ہین مگر یہ کس منہ کو ڈالے سے چلو بھر پانی مین ڈوب مرو۔ تم یہود نا ہنود کہ جس نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بقول خود کے مصلوب کی پھانسی دیدیا اور حضرت مریم صدیقہ پر طرح طرح کے تہمتین لگائین۔ اور عیسائے بہائیون سے کچھ بھی تردد نہ ہوسکی۔ یہ رسول عربی و قانون اعظمی کا حصہ تھا کہ یہود و مردود کے باطل خیالات و بے ہودہ گمان کو رد کر کے حضرت مریم صدیقہ و عیسیٰ علیہ السلام کو معصوم قرار دیا۔ اب ایک عرض اس حقیقی دوست کی گوش دل سن لیجیے۔ کہ آپ اوروں کے گناہ کی بہت فکر ہے۔ مگر کچھ اپنی بھی خبر ہے کہ نہین ہمارے قدیمی دوست جناب پادری عماد الدین صاحب عرفان حقیقی مطبوعہ شدہ صفحہ ۱۳ مین فرماتے ہین اگر کوئی بدکار باپ ناخلف اثر نہ ہو تو اوسکی اولاد کو جو اسمین بالقوۃ موجود ہے تیسری چوتھی پشت تک سزا دیجاتی ہے۔ وہ یہ ہی کہ والد ماجد آپ کے مسلمان تھے۔ اور آپ عیسائی ہوے۔ مگر سزا نے پیچھا نہ چھوڑا۔ اور آپ تو آپکے فرزند ارجمند بھی نہ بچے۔ اور اولاد کی اولاد کو بھی ہمراہ لیا۔ ہان دوزخ مین بھی بہت کر دھرے جانا چاہیئے۔ اجی ہمارے پیارے دوست روشن خان صاحب

اب یہی تو کہ ایسا ہو کہ سورج مغرب سے نکلے اور قیامت
خدا ہو انہیں ہے ۔ اور یہی آخری الفاظ ہیں جو
ہوگئے ہیں ۔ جب کہ آپ سے محروم نہ رہے فقط
راقم روشن خاں کے دست نوشتہ سے

تعلیم شراب نمبر ۳

اسلام ۱۳۰۰ سال سے بآواز بلند چیخ چیخ کر کہتا
تھا کہ اس کا ایک قطرہ بھی پینا انکی زندگی کو تلخ کر دیگا
لیکن نئی تہذیب اور انجیل کے عشاق کب مانتے تھے
آخر وہ بدمستی اب رنگ لائی اور دور اندیشان ہمدردان
یورپ اور مصلحان دین عیسوی کی آنکھیں کھلیں خدا کا
شکر ہے کہ وہ اب انسداد مسکرات کے جلسے کرتے
ہیں سچ ہے صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو وہ کچھ
نہیں بھولا ۔

ہمارے بھولے بھائی پادریان اور زود اعتقاد
عیسائی اناجیل کی اجازت شراب نوشی کو اب برا ۔ اور
قرآنی تعلیم کو بہت اچھا سمجھنے لگے ۔

ابھی مسلمانو جو لوگ اسکو حلال و طیب جانکر نوش جان
کرتے تھے دو تو اب اسلامی مذہب کے مطابق شراب
خانہ خراب سے توبہ کرتے جاتے ہیں اور ہم میں بعض عیاش
اور سفلہ مزاج شراب پیکر آخرت کے عذاب اور دنیا
کی ذلت کے مستحق ہوتے ہیں تو کیا یہ آثار قیامت
نہیں ہیں جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی غیر
از لعلم تو جان یافتہ ہو کر اسلام کے اصول و فروع پر فدا

ہوں اور ہم اسلام کو تاریخ کی کتابوں میں ۔

مسٹر گذین کے حکم راہ ڈلکروں کا اتفاق
ہے کہ شراب مفسد بدن مزیل الحواس مقرر عقل
موجب امراض خبیثہ و اسقام روبیہ ہے ۔ دولت کی
تباہی خلقت کی رسوائی ۔ انکھوں میں بیحیائی اسکے
لوازمات ضروریہ سے ہیں ۔ نامردی پست حوصلگی
کمزوری دماغی ۔ نادانی و حیرانی اس کے ذاتی جوہر
ہیں ۔ بے شعوری و دیوانگی ۔ بیرحمی و سخت دلی ۔
بدمستی ۔ و سست مزاجی اس کے حشم و خدم ہیں ۔
وق ۔ سل ۔ خفقان ۔ زحیر ۔ تشنج ۔ رعشہ ۔ ضعف
جگر ۔ ضعف دل ۔ ضعف باہ ۔ ضعف دماغ ۔ نسیان ۔
سستی ۔ اعصاب کاہلی ۔ تیرگی چشم ۔ دوار ۔ سدر ۔
جنون ۔ مالیخولیا ۔ بہق ۔ برص ۔ تمدد ۔ کزاز ۔ اختلاج
خیالات فاسدہ ۔ گندہ ذہنی ۔ بخر الفم ۔ بطلان شہوت
طعام ذیابیطس ۔ سرعت انزال ۔ رقاقۃ منی ۔ ابنہ ۔
سوزاک ۔ آتشک ۔ وغیرہ صدہا امراض اسکے خانہ زاد
غلام ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس مہلک بلا سے سب دنیا کو
نجات بخشے جن ملکوں میں انجیل کی روشنی اپنی
چمک دمک دکھا رہی ہے انہیں ملکوں میں شراب خانہ
خراب کی وہ کثرت ہے کہ خدا کی پناہ ۔ چنانچہ ایک اخبار سے
معلوم ہوا کہ انگلستان میں صرف شاہین شراب
فی بوتل چار روپیہ والی ۸ کروڑ روپیہ سالانہ کے حساب سے
خرچ ہوتی ۔ اسمیں دیگر اقسام کی شراب داخل نہیں
ہیں اگر سب کا حساب کیا جائے تو ولایت سے بڑی سلطنت
کی آمدنی سے زیادہ انگلستان کے لوگ شراب ہی پیتے ہیں ۔

اگر ہمارے عیسائی بھائی قرآن کی روشنی کو انگلستان
مین پھیلا دین تو امید واثق ہے کہ لوگ تائب ہوکر
شراب خانہ کی بوتلین توڑ دین اور اسکا کبھی نام نہ لین گے۔
لیکن یا در یصاحبان اپنی تعصب کے وجہ سے ایسا نہ کرین گے۔
گو انکا ملک شراب مین برباد ہی کیون ہو جائے۔

راقم۔ غلام مولیٰ عطاء از بوڈاہیری۔

بقیہ ہندوستان مین اسلام کی اشاعت

نوین صدی عیسوی کے آخر نصف حصہ مین جب
خلافت طرح طرح کی دقتون مین مبتلا ہوگئی تو سندھ
کی حکومت کی طرف پوری توجہ ظاہر نہ ہوسکی۔ اس غفلت
کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت بہت سے چھوٹے چھوٹے سردارون
مین تقسیم ہوگئی۔ انمین سے ملتان اور منصورہ کے امیر بہت
قوی تھے۔ اس تقسیم نے مسلمانونکی پولیٹکل قوت کو اور
بھی ضعیف کر دیا۔ اگرچہ ضعف سلطنت تو نوین صدی عیسوی
کے شروع ہی سے پیدا ہو چلا تھا۔ کیونکہ معتصم باللہ کے عہد
خلافت مین (۲۱۸ھ سنہ ۸۳۳ء) سندھ والون نے
اپنی تئین خود مختار بنا لیا تھا۔ لیکن انہون نے اس مسجد کو
جو مسلمانون نے اپنی عبادت کیواسطے تعمیر کر لی تھی صحیح
سلامت رہنے دیا۔ ملتان کے مسلمان خود مختار رہنے
بیٹھے رہے اور ہندو سردارون کو یہ دھمکی دیتے رہے
کہ اگر ہم پر فوج کشی کی گئی تو ہم تمہارے بت کو بالکل
نیست و نابود کرین گے جو ہماری عملداری مین ہے
اور جسکی پوجا کیلئے دیس دیس کے لوگ اکٹھے ہوتے ہین۔
غرض اس ترکیب سے مسلمانون نے اپنے آپ کو ہندؤن سے
دیرینہ دریائے زوال سلطنت کے زمانہ مین بھی بچائے رکھا

اسلام کی ترقی برابر جاری رہی۔ یونانیان جو کشمیر
کابل اور ملتان کے بیچمین کہین واقع تھا اوس کے بادشاہ
کے مسلمان ہونے کی نسبت مؤرخ بلاذری نے اسطرح لکھا ہے
کہ "یونانیان کے باشندے ایک بت کی پرستش کیا کرتے
تھے۔ اس کیلئے انہون نے ایک مندر بڑا عالیشان تیار
کیا تھا۔ اتفاق سے راجہ کا بیٹا بیمار پڑا۔ راجہ نے مندر کے
پجاریون کو بلا کر کہا کہ میرے لڑکے کی صحت کیواسطے دیوتا
سے دعا کرو۔ پوجاری یہ سنکر چلے گئے اور کچھ دیر بعد
آن کر عرض کی کہ جسنے دعا کی تھی وہ قبول ہوئی لیکن
شہزادہ جانبر نہوا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد تمام ہوگیا
بادشاہ نے غیظ و غضب مین آکر مندر پر حملہ کیا بت کو
پاش پاش کر ڈالا اور اس کے پوجاریون کو بھی چین
قتل کیا۔ اس کے بعد راجہ نے چند مسلمان تاجرون کو
طلب کیا جنہون نے آکر خدا کی وحدانیت سے راجہ کو آگاہ کیا
بخشی۔ راجہ توحید کا قائل ہوا اور اسلام پر ایمان لایا۔
مسلمان تاجرون نے اس قسم کا اسلامی اثر ہندوستان
کے بت پرست شہرون مین جہان جہان وہ جاتے تھے
پھیلا دیا تھا۔ ایسے شہرون کے نام جو سواحل سمندر
نیز ملک کے اندر واقع تھے دسوین اور بارہوین صدی
کے جغرافیہ دان عربی نے بیان کئے ہین۔ مساجد کی تعمیر ہوگئی
اور بت پرست راجاؤن کی حفاظت مین جو مسلمانون کو
اپنے طریق پر رہنے کی اجازت دیدیتے تھے۔
مسلمانون کے رہنے کا ذکر کیا ہے۔ عربی تاجرون نے سندھ
اور ہندوستان کے مختلف حصون اور باہر کے ملکون مین
تجارت کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا چین اور سیلون کی

پیداوار سندہ کے بندرگاہون مین لاتے تھے اور وہان
سے ملتان ہوتے ہوے ترکستان اور خراسان کو لیجاتے
تھے ایسی صورت مین یہ کب ممکن تھا کہ عرب جو بسبب تجارت
بت پرستون کے شہرون اور ملکون مین جا بجا پھرتے تھے
اسلام کی اشاعت جسکا اختیار کرنا وہ باعث فخر اور اپنا
فرض سمجھتے تھے۔ لوگون مین نہ کرتے ہون غالبًا قوم
یا نا ہی جو ۱۰۵۱ء سے ۱۵۲۱ء تک سندہ پر حکمران رہی
ان ہی کے منتشر گروہ سخی تلقین سے مسلمان ہوی۔ اس
قوم کے ایک بادشاہ کی نسبت جسکا نام نندبائی نیا
تھا کہا جاتا ہے کہ اسکے زمانہ اسقدر امن اور سلامتی سے
گزرا کہ نہ اوسکو کبھی دشمن کے مقابلہ کے واسطے گھوڑے
کی پیٹھ دیکھنے پڑی اور نہ کبھی دشمن اوسکی چیز پر قابض
ہوسکا علاوہ ازین اس کے عہد حکومت مین اسلام کو
بڑی ترقی ہوی۔ عدل اور انصاف بھی اس کے وقت
مین بے مثل تھا۔ ظاہر ہے کہ اس زمانہ مین جو کچھ ترقی
اسلام کو ہوی ہوگی وہ دعوات اسلام ہی کی کوششون
سے عمل مین آئی ہوگی۔ کیونکہ یہ لوگ نہایت نرمی اور
صلاحیت سے کام نکالتے تھے۔ اسیطرح پنجاب مین
شاہ بہاء الحق ملتانی اور بابا فرید پاک پٹنی وجو تیرھوین
صدی عیسوی کے قریب اختتام اور چودھوین کے شروع
مین گذرے ہین کی تلقین سے لوگ مسلمان ہوے
افسوس ہے کہ ان اسلامی تحریکون کے حالات مجھکو بالکل
دریافت نہ ہوسکے۔

تعداد کے لحاظ سے دعوات اسلام نے بنگال مین
جسقدر کامیابی حاصل کی۔ بارھوین صدی عیسوی کے
اختتام پر محمد بختیار خلجی نے بہار اور بنگال فتح کرکے
اول اسلامی سلطنت وہان قائم کی اور گور کو بنگال کا
پایہ تخت قرار دیا۔ سلطنت اسلامیہ کا کسی ملک مین عرصہ
دراز تک برقرار رہنا۔ اسلام کی ترقی مین بہت کچھ
مدد کرسکتا ہے۔ لیکن راجہ کانس کے عہد سلطنت مین
جو نہایت صلح کل فرمانروا تھا اور جس کے زمانہ کی مسلمان
رعایا بھی بڑی مداح تھی باوجود اس امر کے کہ دس برس
کے واسطے صوبہ بنگال کی حکومت ہندوون کے قبضہ مین
آگئی تھی تاہم اس کے بیٹے جاٹ مل نے اپنے باپ کا
مذہب ترک کیا اور مسلمان ہوکر ۱۴۱۴ء مین جلال الدین
محمد شاہ کے لقب سے تخت بنگال پر بیٹھکر سزا ہا ہندوون
کو مسلمان کرلیا۔ اس کے عہد مین متعدد لوگون کا اسلام
قبول کرنا مشہور ہے۔ افغانون نے صوبہ باشندون کو
کثرت سے مسلمان کرلیا۔ اور علاوہ اپنی ایسی اولاد کے
جو ہندوون سے ہوتی تھی غریب بچون کو انکے ماں باپ سے
خرید کر اپنے مذہب کے موافق تربیت دینی شروع کردی
لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بنگال کے اسلامی دارالخلافون
مین زیادہ مسلمان نہ تھے۔ بلکہ دیہات مین اور اُن
مقامات پر جہان مغربی صوبون کے لوگون کا گذر
بھی نہ تھا۔ اور ایسے اضلاع مین جہان پنج قومین
اور ذات سے خارج ہندو زیادہ رہتے تھے مسلمان
بھی کثرت سے موجود تھے۔ یہان کے نو مسلمون مین جو
رسوم مین مطابقت ذاتون مین امتیاز اور صورتون
کا مشابہ ہونا دریافت ہوتا ہے۔ اسبات کا ثبوت
دیتے ہین کہ یہ لوگ اصلی باشندگان بنگال کی نسل سے

ہین - بر خلاف شمال مغرب کے صوبہ جات کے بنگال مین اسلام
کو کسی ایسے قومی مذہب کا مقابلہ کرنا نہین پڑا جس سے
اوسکی اشاعت مین خلل پڑتا - شمال مغربین مسلمان
فاتحین کو پہونچتے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ برہمنون کا مذہب
بودہ مذہب کو غارت کرکے بہت جاندار ہوگیا ہے
اور باوجود فاتحین کی سخت گیری کے جب ہندو مسلمانون
کے مقابلہ مین آتے ہین تو اسکا اثر مخالفت مین عجیب و غریب
زور پیدا کر دیتا ہے - اور سخت سے سخت تکلیف اور
ذلت کی ساعت مین بھی انسے مفارقت گوارا نہین کرتا

(باقی آیندہ)

یکجر زین العلماء اقبال الدولہ ابو القاسم حافظ
مولوی محمد عبد الرحمن صاحب شائق حسان روم مدفضیہ

(بقیہ از نمبر ۲۳ جلد ۱۹)

دل ۴ گناہ کسکو کہتے ہین اور اوسکا علاج کیا ہے اور
نجات کیونکر ہوسکتی ہے - جب خدا ہی (علیہ) گناہون
کا کفارہ ہو یا اور خدا ہی (رب) بندون کا رضا جو بیٹے
کا دشمن اور سولی کھاتے وقت خدا ہی مدد مانگے اور
خدا ہی اپنے بندون سے بھاگ نہ سکے بندے خدا پر
قادر ہون تو اسصورت مین جسطرف آپ گمان کرینگے
خیال دوڑائینگے سوائے دور و تسلسل کے جو محال ہین یا
ایسی امور آئینگے جو خدائی کے مناقض ہین اور کچھ پایہ ثبوت
کو نہ پہونچیگا - مفید مطلب نہوگا -
۵ یہ بھی جاننا چاہیے کہ خدائی خالق عالم کے سلطنت
کا جہانی کا کہ لازم سلطنت ہے اور بندہ و فرمانبرداری مقتضا

یہ ہے کہ ایک شخص راستگو - امانتدار - بے نفس - کامل
اکمل - اپنی طرف سے بندون پر مقرر کرے کہ معرفت
الٰہی اور مفیدات و مضرات دارین تعلیم کرے اور امر و
نہی فرماوے تاکہ وہ صفات کمال آلہیہ کا کہ مقتضای
سلطنت ہین یعنے عدل و فضل پورا ظہور ہو - سو وہ معلم انبیا
مقرر فرمائے - اور اسواسطے کہ کوئی نبوت کا جھوٹا دعوے
کرکے بندون کو بہکا نہ دے - اور سیدھے راستہ سے بھٹکا
نہ دے - نبی صادق و کاذب مین فرق رکھنا ضرور
ہوا تاکہ جھوٹے اور سچے مین تمیز ہو - اور بروز حساب
بندون پر حجت قائم ہو - کہ تم نبی صادق پر ایمان
کیون نہ لائے اور کاذب پر کیون لائے - اگر صادق و
کاذب مین فرق نہوگا تو بندے جواب دینگے کہ
آپنے صادق و کاذب مین فرق تو رکھا ہی نتھا ہم
کیونکر جانتے کہ یہ صادق ہے اور وہ کاذب - لہذا
فرق یہ رکھا گیا کہ کاذب کو خدا تعالی کیطرف سے
مدد غیبی نہین ملتی - اور صادق ہمیشہ منصور من جانب اللہ
ہوتا ہے - (ن) عقلاء و علماء اور ارباب تواریخ
انبیا و اہل کتاب جو کمالات و خصائص انبیا سے بخوبی
واقف ہوتے ہین - نبی کاذب پر ایمان نہین لاتے
اور کمالات انسانی مثل شجاعت و سخاوت و عدل و حلم
و تقوی و صدق و توکل و زہد و قناعت و ترک دنیا
و معجزات و سلطنت بلا اسباب معمولی نہین دیتے بلکہ
جھوٹا مدعی نبوت کا بذلت ہلاک ہوتا ہے - گو کچھ
آدمی نماقت یا طمع یا خوف کے سبب اوسکو مان
بھی لین - آدمیون نے تو فرعون کے دعوی الوہیت کو

جو صریح البطلان تہا مان لیا تھا نبوت کا مان لینا
کیا بعید اور کس شمار و قطار مین ہے۔ ہان نبی
برحق صادق کو امور مذکورہ کے ساتھ مدد ملتی ہے
اور وہ اپنی لوگون مین ہر ہر صفات مین یکتا ہوتا ہے
چنانچہ حضرت موسیٰ و سلیمان و یوسف و داؤد علے
نبینا و علیہم السلام کو ملی۔ اور اگر سلطنت نہین ملتی تو
کمالات ذاتی اور یکتائی اور معجزات تو ضرور ہی ملتے
ہین۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو ملے۔ کمالات
ذاتی اور معجزات کا سلطنت سے افضل ہونا سب کے
نزدیک مسلم ہے۔ اسلئے کہ وہ بے مدد غیبی ملتی ہے نہین
اگر چہ بندے بسبب حماقت یا تکبر یا حسد کے نہ مانین جیسے
کہ حضرت عیسیٰ کے نبوت کہ صریح الثبوت تھی بعضون
نے ہٹ دہرمی سے نہ مانی مان لینا لازم نبوت نہین ہے
جیسے کہ بادشاہ اپنے صوبے کو زر اور زور و ہر طرح سے
مدد دیتا ہے اور نہین تو فرمان ہی ملتا ہے۔ پھر چاہے
کوئی مانے یا نہ مانے۔

(س) ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سب اقسام مذکورہ
کی مدد ملی۔ باوجودیکہ آنحضرت صلعم بالاتفاق پڑہے لکھے
نتھے نہ کسی سے پڑہا لکھا باوصف امی ہونے کے ایسا کلام
فصیح و بلیغ قلیل الالفاظ کثیر المعانی بعبارت معجز قرآن مجید
ملا۔ کہ کسی نے دیکھا نہ سنا۔ تمام فصحا و بلغای عرب
کہ فن شاعری مین علیم الشل تھے اور قصائد کہکر کعبہ مین
آویزان کئے تھے کہ کوئی اسمین نقص نکالے اور اسکا
جواب لکھے سالہا سال وہ آویزان رہے اور اسے
اسے فصیح و بلیغون نے بنظر اصلاح دیکھا مگر کسی نے
آج تک جواب نہ لکھا اور اس کلام معجز کے جواب سے عاجز ہو کر
اتا مسلے گئے باوجودیکہ اس کلام مین یہی ہے کہ جو معبود
سارے جن اور انس و تمام مخلوق و ساری خدائی ملکر عبوت
سے نشک و شبہ کے اسمین ایک آیت ہی اسکو مثل کہدے۔
سب کے ساکت ہے۔ اور آج تک کہ کچھ اوپر تیرہ سو برس
ہوئے کوئی منکر جواب لکھ سکا جبکہ فصحای عرب ہی جواب
نہ دے سکے اور بسبب انکار کے مبتلا ہوئے اور اپنے مارے
گئے تو عجمیون کا کیا موکھ ہے۔

(ع) عرب مین ایک شاعر مشہور ہوا جسکو متنبی کہتے
ہین اوس نے اپنے کلام کو معجزہ کہا۔ اور دعوی نبوت
کیا مگر قرآن شریف کے ایک سورت کے مقابلہ کا جملہ
نہ کیا۔ ایک متنبی کیا بلکہ ہزارہا علما اور فصحا اور بلغا،
اور شعرای عرب و روم و فارس وغیرہ اس کلام معجز کو
سنکر اور آنحضرت علیہ السلام کے کمالات ذاتی مثل
انبیائی سابق بلکہ زائد اونسے دیکھکر ایمان لائے۔
اور آنحضرت صلعم کے ہمراہ ہوکر اپنی جان خدا کی راہ مین
دی۔ اور اپنے اقربا کو جو ایمان نہ لائے تھے چھوڑ دیا۔
اور بالکل واسطہ نہ رکھا۔ بلکہ بعضون مشرکین اقارب کو
فی النار کیا۔

(ف) باوصفیکہ آنحضرت صلعم کے پاس ملک و لشکر
و خزانہ نتھا۔ اور تمام عرب خواص و عوام کہ شجاعت
و دلاوری و بہادری اونکی دنیا مین مشہود و مشہور
ہے آنحضرت صلعم کے دشمن جانی تھے۔ بلکہ اقربا اور
چچا بھی خون کے پیاسے تھے۔ ایسے فتوحات ہوئین کہ
قیصر بادشاہ کی ہوی تھین۔ اور ہزارون معجزات ہوئے

چنانچہ معجزہ شق القمر راجہ جیپور کی تواریخ مین موجود
ہے دوسرا معجزہ بدیہی یہ ہے کہ اہل عرب ایسے شجاع
دلیر اور سخت دل و خود پسند و نافرمان بردار و
تند خو جنگ جو کینہ ور تھے کہ کسی ملک مین کوئی قوم ایسی
نتھی۔ یہ اطاعت انبیا نکرتے تھے۔ موجھے عذاب الٰہی
مانگ مانگ کر ہلاک ہوتے تھے۔ اور باز نہ آتے تھے۔ بعضے
دعوی خدائی کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے تن تنہا اونکو
ایسا مطیع کرلیا کہ جو شیر سے بھی زیادہ تر تھے بکری سے
بھی کمتر ہوگئے۔ اور جو نہوئے وہ بذلت مارے گئے اہل عرب
نے جیسے اطاعت آنحضرت صلعم کی کی کسی قوم نے کسی نبی
کی نہین کی۔ چنانچہ یہ بات کتب مخالفین سے بھی بخوبی
ثابت ہے۔ اس اطاعت خاصہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے
رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم افضل الانبیا ہین اوسی مدد الٰہی
کا بقیہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ستر ہزار
بستیان اور قلعے فتح کئے اور سلطنت یہود و مجوس و نصاری
کے بیخ کنی کردی اور دین محمدی تمام روے زمین مین
پھیل گیا۔ (باقی آیندہ)

اشتہار واجب الاظہار

ہماری کمپنی مین ہر قسم کا تجارتی اسباب فروخت کے
لئے ہمیشہ موجود رہتا ہے اور ہر چیز ادنی و اعلے بکفایت اور
جلد ارسال کیجاتی ہے ہر قسم کی چیز ہماری کمپنی کی معرفت
فروخت بھی ہوسکتی ہے جسکا روپیہ بعد فروخت بھیجا جائیگا
حاجیان حج کو جو دقتین تکلیفات بمبی مین مکان

اور ٹکٹ وغیرہ کی خریداری کے بارہ مین پیش آتی ہین
اوپر نظر کرکے ہم نے ان دقتون کے دور کرنیکا بھی بندوبست
کیا ہے۔ اطلاع ملنے پر اسٹیشن پر ہمارا آدمی آویگا اور عمدہ
مکان فرودگش ہونے کے لئے تجویز کیا جاویگا۔ ٹکٹ کے
خریدنے اور دوسرے ضروری اسباب کے مہیا کرنے مین کامل سعی
کیجاویگی۔ جو صاحب اس کمپنی سے معاملہ کرنا چاہین وہ بندرجہ
خط و کتابت جملہ امور کا تصفیہ کرلین۔ فہرست درخواست
پر ارسال ہوگی۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

للمشتہر علی میان ابراہیم نوری انڈیکنی۔ بمبی محلہ جاملی۔

باقیداروں سے التماس

آٹھ مہینے گزر چکے اور سال قریب الاختتام ہے مگر ابتک بڑی تعداد
خریداران نے قیمت اخبار جسکا ابتدای سال مین ادا کیجانا ضرور تھا
نہین ادا کیا۔ گو قیمتین خریداران اخبار سے وصول ہوے مگر تاہم ان صاحبون کی
تعداد بڑی ہے جنھون نے قیمتین نہین ادا کین امید کہ بہت جلد
یہ صاحب توجہ کرینگے منشور محمدی پر ایسے ایسے سخت صدمات گزرنے
کے باوجود بھی ان کا یہ تساہل اور بے توجہی بڑی حیرت کی بات ہے ان
لوگون کو بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے جنکے ذمہ سالہا گزشتہ کی
قیمت باقی ہے۔

معذرت

چونکہ ضابطگی اخبار کی اشاعت مین واقع ہوگئی بے وجہ اور بے سبب نہین ہے یعنی
کاتب کی علالت اور دیگر موجبون سے مگر بہرحال ہمکو شکایت افسوس اور عالیجنا
ایڈیٹر صاحب کی ملالت کو ہم امید کرتے ہین کہ معاونین اور ناظرین اوسکو
معاف کرینگے چند وجوہات کی اوپر مین اشارۃ ذکر کیا ہے اور بقیہ ضائع ہوے

مطبع بحر الاسلام مرتبہ محمد شریف
اہتمام سے طبع کیا گیا۔